



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسی طرح وہ چند ایک احادیث بھی پیش کرتے ہیں مثلاً صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اور ان سے اپنے والد کی جائیداد کا حصہ طلب کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جائیداد تو صرف مساکین اور غرباء کے لیے ہوتی ہے۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناراض ہو گئیں۔ (1) اس کو دلیل بنا کر پھر وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ناراض کیا اس نے مجھ کو ناراض کیا تو ایسی باتوں کا جواب کیا ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

فتح الباری می ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد میں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو راضی کر لیا تھا اور جہاں تک میراث کا تعلق ہے سو یہ بات ثابت شدہ ہے کہ اہلباء علیہ السلام کی میراث جاری نہیں ہوتی۔ (2) اگر اس کا کوئی وجود ہوتا تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے زمانہ خلافت میں اپنا حق ضرور وصول کر لینا چاہیے تھا۔ جب کہ واقعی طور پر یہ بات ثابت نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا موقف حق پر مبنی تھا جسے بعد میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لئے اسوہ حسنہ سمجھا۔

(۔ صحیح البخاری کتاب فرض الخمس باب فرض الخمس (۳-۹۳) والفرائض باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (لا نورث ما ترکنا صدقہ) 3۶۷۲۶)

۔ انظر قبل ہذا 4۱

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 418

محدث فتویٰ